VOL. 11/ ISSUE (1) DECEMBER 2024 Dr. Nadeem Hassan et al.., 2024
Pp: 123-128

Pakistan Journal of Society, Education and Language (PJSEL)
Journal Homepage: https://pjsel.jehanf.com/index.php/journal ISSN
2521-8123 (Print)
2523-1227 (Online)

اردو مترادفات کی دو اہم فرہنگوں کا جائزہ

Dr. Nadeem Hassan*[1], Arshad Hameed[2], Akbar Ali Atif[3]

Original Article

1. Assistant Professor, Department of Urdu, University of Chitral
Corresponding author: nadeem.hassan@uoch.edu.pk
2. MPhil Scholar, Department of Urdu, University of Chitral
3. Lecturer, Govt: Degree College, Dir Upper

Keywords

Language, Synonym, Different situation, Review

Abstract

To truly understand any language, it's essential to grasp not just its words but also the ideas and discussions connected to them. Choosing the right words is key to speaking politely and expressing yourself effectively, especially in different situations, that's why having a good understanding of synonyms is so important .Like many other languages around the world, Urdu also has a rich collection of synonyms. In fact, several books and compilations on this topic were put together as early as the beginning of the 20th century. This article takes a closer look at two of the earliest works written about synonyms in the Urdu language, offering both an introduction and a review.

تعارف

مترادف عربی زبان کالفظ ہے اور عربی میں اس کے معنی ہیں "پیچھے سوار ہونے والا"، فرہنگ آصفیہ کے مؤلف نے مترادف کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"مترادف: (ع) صفت: ہم ردیف، ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونے والا، ہم معنی، متحد المعنی، سمرتھی، دو ایسے الفاظ جن کے معنی ایک ہی ہوں باہم مترادف کہلاتے ہیں۔" (۱)

انگریزی میں مترادف کو (Synonym) کہتے ہیں جو بنیادی طور پر (مشابہہ، کی طرح کا، ملتا جلتا)Syn اور (نام) Onym کا مرکب ہے۔ آکسفورڈ نے (Synonym) (مترادف) کی تعریف یوں بیان کی ہے:

> Synonym:1 A word or Phrase having the same sense as another in the same language. Also, a word having the same thing as another in the same language but having a different emphasis or appropriate to a different context. (۲)

مقالے میں مترادف کی وضاحت کے لیے ہمیں انگریزی تعریف کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کیونکہ بد قسمتی سے اردو لغات میں فرہنگ آصفیہ کے علاوہ کسی بھی اہم لغت میں مترادف کی کوئی ایسی جامع اور واضح تعریف نظر نہیں آئی جس کی مدد سے مترادف کی تفہیم کی جا سکے۔کیونکہ مقالے کا موضوع اردو مترادفات کی دو اہم فرہنگوں کا جائزہ ہے۔ لہٰذا مترادف کی بحث سے قطع نظر کرکے جائزے کا آغاز کرتے ہیں۔

اردو مترادفات:

اردو مترادفات کے مؤلف احسان دانش ہیں یہ پہلی دفعہ مرکزی اردو بورڈ لاہور نے مارچ ۱۹۷۰ء میں شائع کی۔ یہ ابتدائیہ اور مقدمہ کے بغیر ۲۳۷صفحات پر مشتمل ہے۔ مؤلف کے مطابق اردو مترادفات کی پہلی باقاعدہ فرہنگ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ناشر نے دعویٰ کیا ہے کہ اس میں اہم اور عام استعمال میں آنے والے الفاظ کو بنیاد بنا کر ہم

معنیٰ الفاظ درج کیے گئے ہیں۔ جس کی مثال ابتدائیہ میں اشفاق احمد ڈائریکٹر مرکزی اردو بورڈ لاہور نے ان الفاظ میں دی ہے۔

"جس میں معروف اور عام استعمال میں آنے والے الفاظ کو رہنما الفاظ، تسلیم کرکے ان کے سامنے ہم معنی الفاظ درج کیے گئے ہیں مثلاً آفتاب یا خورشید یا شمس کے بجائے سورج کو رہنما لفظ مان کر اس کے آگے مترادفات درج کیے گئے ہیں۔ اسی طرح خادم، ملازم یا پیش خدمت کے بجائے نوکر کو مرکزی لفظ مان کر اس کے ہم معنی الفاظ دیے گئے ہیں۔"(۳)

اس فرہنگ میں رہنما یا مرکزی لفظ سے بننے والی تراکیب کو مترادفات کے بعد درج کیا گیا ہے۔ تراکیب کے علاوہ عام استعمال ہونے والی اصطلاحات اور دیگر اصناف علم مثلاً اضافت استعارہ اور اضافت توصیفی وغیرہ کے اندراجات کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں محاورات اور ضرب الامثال کا اندراج بھی نظر آتا ہے ۔ آخر میں کنایات کا اندراج بھی کیا گیا ہے۔ جس سے اس فرہنگ کی تکمیل کے دوران استفادہ کیا گیا ہے۔ بحیثیت مجموعی ابتدائی کاوش ہونے کی وجہ سے اردو مترادفات اردو لغت نویسی کے حوالے سے اچھا اضافہ ہے۔

"جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اردو زبان میں اس نوعیت کی کوئی جامع اور مبسوط لغت آج تک شائع نہیں ہوئی۔ انیسویں صدی کے اواخر میں شائع ہونے والے مترادف الفاظ کے ایک دو مختصر سے رسالے نظر آتے ہیں یا پھر بعد میں شائع ہونے والی ایک چھوٹی سی ڈکشنری ہے جو لغت مترادفات کے اصل تقاضوں کو پورانہیں کرتی۔" (۴)

ناشر سے پیشگی معذرت کے ساتھ عرض کرتا چلوں اس حوالے سے ان کی معلومات درست نہیں ہیں۔

قاموسِ مترادفات:

قاموسِ مترادفات کے مؤلف وارث سر ہندی ہیں ۔ یہ ابتدائیہ اور مقدمہ کے علاوہ ۱۱۱۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ اردو سائنس بورڈ لاہور نے 1986میں شائع کی۔ اس کی اشاعت سوم کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

"اس کتاب میں چار قسم کا مواد ہے اور ایک نوع کے مواد کو دوسری نوع سے ممتاز کرنے کے لیے ان کے درمیان ایک سطرخالی چھوڑ دی گئی ہے۔ اس کی ہیئت ترکیبی یوں ہے:
۱۔ پہلے کلیدی لفظ کو جلی خط میں لکھا گیا ہے اس کے سامنے اس کے مترادفات دیے گئے ہیں اور مترادفات دیتے وقت اس امر کا خیال رکھا گیا ہے کہ مختلف معانی اور مفاہیم کے لحاظ سے انہیں مرتب کیا جائے یعنی قریب المعنی مترادفات اکٹھے دیے گئے ہیں۔
۲۔ پھر ان کلیدی الفاظ سے متعلق تراکیب دی گئی ہیں ان تراکیب کی مترادف تراکیب دیتے وقت بھی یہ خیال رکھا گیا ہے کہ بحد ممکنہ قریب المعنی تراکیب اکٹھی آئیں۔
۳۔ تیسرے نمبر پر کلیدی لفظ سے متعلق محاورات اور تراکیب دی گئی ہیں جو ہماری علمی ادب کتب میں اکثر و بیشتر نظر آتی ہیں ان کے مترادفات نہیں دیے گئے۔
۴۔ چوتھے نمبر پر کلیدی الفاظ سے تعلق رکھنے والے مقولے، اقوال اور ضرب الامثال کا اندراج کیا گیا ہے۔ ہر مقول یا قول الگ سطر میں دیا گیا ہے اور حاشیے میں شناخت کے لیے ان کے ساتھ ایک عمودی خط کھینچ دیا گیا ہے۔" (۵)

قاموس مترادفات میں مترادفات ، ہم معنی الفاظ، تراکیب، محاورات، مقولے، اقوال اور ضرب الامثال کو جمع کیا گیا ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اندراجات کرتے ہوئے انھوں نے مختلف زبانوں کے الفاظ کو اپنی لغت کا حصہ بنایا ہے۔ یہی غلطی اُردو مترادفات میں بھی کی گئی ہے۔

تحقیق و تخلیق کی دنیا میں رہنے والے اکثر و بیشتر تحقیقی اور تخلیقی کاوشوں کی تکمیل کے دوران میں کچھ اخلاقی اور سماجی قدروں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے استفادہ کرتے ہیں اور اس کا برملا اظہار کرنے میں انہیں کسی قسم کی قباحت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لیے اپنے دیباچے، سپاس یا اپنی تحقیقی و تخلیقی کاوش کی تکمیل پر وہ اس کا اظہار کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتے، اگر غیر دانستہ یا دانستہ طور پر وہ اس بات کا اظہار نہ کریں یا ایسے کسی ذریعے کو نظر انداز کریں تو اسے استفادہ نہیں سرقہ کہا جائے گا۔ اس سے کچھ ملتا جلتا فعل قاموس مترادفات کے مؤلف نے سر انجام دیا ہے کیونکہ "اردو مترادفات" اور "قاموس مترادفات" کا بہ نظر غائر مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ وارث سر ہندی نے اردو مترادفات سے من و عن استفادہ کیا ہے اور معمولی تبدیلی کے ساتھ کیے گئے استفادے کو آپ نظر انداز کر بھی دیں تو اس کے باوجود بھی بیسیوں ایسے اندراجات موجود ہیں جن کی مماثلت اتفاقی طور پر نہیں ہو سکتی۔ ایسی ہی کچھ مماثلتوں کو مندرجہ ذیل جدول کی مدد سے ظاہر کیا جاتا ہے ملاحظہ کیجیے:

اردو مترادفات	قاموسِ مترادفات
آبشار: جھرنا، فال، چشمہ، بہاؤ، سوتا، سوت، منبع ۔ ص ۲ آج کل: اس دور میں، اس زمانے میں، موجودہ وقت میں زمان حاضر ہیں، ان دنوں، ان حالات میں، اس ماحول میں، حالاتِ حاضرہ میں، عنقریب تھوڑے دنوں میں، آج کل بتانا، آج کل کرنا۔ ص ۳	آبشار: جھرنا، فال، چشمہ، بہاؤ، سوتا، سوت، منبع۔ ص ۱۵ آج کل: اس دور میں، اس زمانے میں، موجودہ وقت میں، زمان حاضر میں، ان دنوں، ان حالات میں، اس ماحول میں، حالات، حاضرہ میں، عنقریب ، تھوڑے دنوں میں، فی زمانہ

اِترانا: گھمنڈ کرنا، نازاں ہونا، غرور کرنا، ناز کرنا، نخرا کرنا، خود نمائی۔ ص ۱۵ اٹکنا: ٹھہرنا، رکنا، تھم جانا، الجھنا، ملتوی ہونا۔ ص ۱۶ جھگڑے میں پڑنا، مبتلا ہونا، وابستہ ہونا	اِترانا: گھمنڈ کرنا، نازاں ہونا، غرور کرنا، ناز کرنا، نخرا کرنا، خود نمائی۔ ص ۶۹ اٹکنا: ٹھہرنا، رکنا، تھم جانا، الجھنا، ملتوی ہونا، جھگڑے میں پڑنا، مبتلا ہونا، وابستہ ہونا۔ ص ۷۲
بارہا: مکرر، متواتر، لگاتار، بار بار، گھڑی۔ ص ۴۴ گھڑی، اکثر، بہت دفعہ، کئی بار، سینکڑوں بار۔ باش: (امر بودن= ہونا، رہنا) خوش باش، خوش باشی، شب باش، یار باش، یار باشی، خاک باشی، دور باش۔ ص ۳۵	بار ہا: مکرر، متواتر، لگاتار، بار بار، گھڑی گھڑی۔ ص ۱۹۳ اکثر، بہت دفعہ، کئی بار، سینکڑوں بار، باش (بودن= ہونا، رہنا) خوش باش، خوش باشی، شب باشی، یار باش، یار باشی، خاک باشی، دور باش۔ ص ۱۹۸
پارسل: گٹھا، پلندہ، بنڈل، پیکٹ۔ ص ۷۷ پردادا: جد اعلیٰ، فرجد، جد الاب، پڑدادا۔ ص ۸۳	پارسل: گھٹا، پلندہ، بنڈل، پیکٹ ۔ ص ۳۱۲ پردادا: جد اعلیٰ، فرجد، جد الاب، پڑدادا۔ ص ۳۳۲
تعاقب: پیچھا، پیروی، تاہ۔ ص ۱۰۳ تلنا: پکانا، بھوننا، اتارنا، روسٹ کرنا۔ ص ۱۰۶	تعاقب: پیچھا، پیروی، تاہ۔ ص ۴۰۱ تلنا: پکانا، بھوننا، اُتارنا، روسٹ کرنا۔ ۴۱۱
ٹکنا: قیام کرنا، ٹھہرنا، مقیم ہونا، فروکش ہونا، رہنا، رُکنا۔ ص ۱۱۴ ٹھکرانا: ٹھوکر مارنا، روندنا، گھندلنا، ٹھوکر لگانا، لات مارنا، پامال کرنا۔ ص ۱۱۵	ٹکنا: قیام کرنا۔ ٹھہرنا، مقیم ہونا، فروکش ہونا، رہنا، رُکنا۔ ص ۴۴۱ ٹھکرانا: ٹھوکر مارنا، روندنا، کھندلنا، ٹھوکر لگانا، لات مارنا، پامال کرنا۔ ص ۴۴۵
جامدانی: بوغبند، جامہ خانہ، جامہ دان، عیبہ، حقیبہ، صوان، مُبان، بغچہ، بقچہ۔ ص ۱۱۷ جانا: رخصت ہونا، سدھارنا، روانہ ہونا، چمپت ہونا، چلنا، رفتن، ذہاب، گو، رفو چکر۔ ص ۱۱۸	جامدانی: بوغبند، جامہ خانہ، جامہ دان، عیبہ، حقیبہ، صوان، مبان، بغچہ، بقچہ، ص ۴۵۴ جانا: رخصت ہونا، سدھارنا، روانہ ہونا، چمپت ، چلنا، رفتن، ذہاب، گو، رفو چکر۔ ص ۴۵۶
چوکھٹ: آستاں، دہلیز، چوکٹھا، چوکٹھ، چوکاٹھ، چوب آستانہ، عتبہ، وحید، بُرطاش، اُسکنہ، ص ۱۳۲ چُوہا: فار، بربوع، عرم، فصعاء، منگک، موش، موسا، گھوس، گھونس، کوآ، خرموش، بلکشتہ، بلکشہ، ص ۱۳۲	چوکھٹ: ص ۵۱۷ چوہا: ص ۵۱۸
حسن و قبح: نیک و بد، عیب و صواب، عیب، ہنر، اچھائی برائی، ص ۱۳۷	حسن و قبح: ص ۵۴۰
خچر: استر، بُغل، کھچّر، ص ۱۴۱ خراٹا: خَرخَر، نفیر خواب، غطیط، نج، ص ۱۴۲	خچر: ص ۵۵۷ خراٹا: ص ۳۶۰
دربان: حاجب، پاسبان، سنتری، داورپال، بواب، تراع، پردہ دار، چوکی دار، ڈیوڑھی بان، ص ۱۴۹	دربان: ص ۵۹۶
درویشی: فقیری، گدائی، جوگ، نفس کشی، زہد، ریاضت، بیہراگ، رہبانیت، تپسیا، دھیان، گیان، وجدان ص ۱۵۰	درویشی: ص ۵۹۹
ڈاڑھ(داڑھ) درس، جاڑ، ص ۱۵۶ ڈکار: آروغ، آروق، آجل، ص ۱۵۷	ڈاڑھ:ص ۶۳۱ ڈکار: ص ۶۳۴
ذمی: جزیہ گزار، باج گزار، رعایا، ص ۱۵۸	ذمی: ص ۶۴۱
رائتا: نمکینہ، بُھرتا، ملیحہ، بورانی، ص ۱۶۰ رسیلی: نشیلی، خمار آلود، مدبھری، مدھر، مخمور، متوالی، مدہوشی، مست۔ ص ۱۶۲	رائتا: ص ۶۴۹ رسیلی: ص ۶۵۵
زیتون:، ہَس، زیت، چلپائی، کاؤ۔ ص ۱۶۹ زین: زیارہ ہیں۔ ص ۱۷۰ زیور: گہنا، پاتا، ٹوم، حلیہ۔ ص ۱۷۰	زیتون: ص ۶۸۷ زین: کم ہیں۔ ص ۶۸۸ زیور: ص ۶۸۸
ژ نہیں ہے	**ہیں**
ساٹن: اطلس، ساٹھن، سٹین، تاقتہ، دارائی۔ ص ۱۷۰ ساون: لشم، ساؤن برسے ساون ہوں پانچ کے باون ساون برے نہ بھادوں سرکھے ص ۱۷۱ ساون کے اندھے کو ہراہی ہرا نظر آتا ہے	ساٹن: ص ۶۹۱ ساون: ص ۶۹۶
شارک: خارو، گرسل، مینا۔ ص ۱۸۰ شش: چھے، ستہ، شپاز۔ ص ۱۸۳ شلجم، شگوں۔ ص ۱۸۴	شارک: ص ۷۴۴ شش: ص ۷۵۶ شلجم، شگون: ص ۷۶۲
صابن: صابون، سوپ، بربوہ، ضجع، تربور، اچمالیق،	صابن: ص ۷۷۰

ترہورہ۔ ص ۱۸۷ صحرا نشین: بیابان گرد، دشت نورد، بیاباں نورد۔ ص ۱۸۷	صحرا نشین: ص ۷۷۵
ضدی: ہٹیلا، اڑیل، مچلا، سخن پرور، ص ۱۸۹	ضدی: ص ۷۸۲
طباشیر (تباشیر): بنسلوچن، تباکھیر، گچ، مغزنی، بامبو، سفیدی، تکابنشی، بنسروچن، بنس جا، بنوا، کہیری، نگوگہیری، تکاک شیری، بنش کھیری، سبھامتا طنبورہ: تنبورہ، دنبرہ، دنبورہ، سرتا، سہ تو، شش تا۔ ص ۱۹۱	طباشیر (تباشیر): ص ۷۸۷ طنبورہ: ص ۷۹۲
ظ،ع،غ، مشابہت نہیں ہے	ظ،ع،غ
فتراک: پتراک، ترک، ترک بند، ترگون، سموت۔ ص ۱۹۸ فرنی: بھت، پھرنی، فیرنی۔ ص ۱۹۹	فتراک: ص ۸۳۰ فِرنی: ص ۸۳۴
قبل: پہلے، آگے، پیشتر، اول۔ ص ۲۰۲ قربان: صدقے، واری، فدا، نثار، تصدق، بلہاری (کم)۔ ص ۲۰۳	قبل: ص ۸۴۸ قربان: ص ۸۵۱ اضافہ
کباب: تودہہ، تواہچہ، تباہچہ، تباہہ، کواب، سجی۔ ص ۲۰۵ کتابچہ: مختصر کتاب، دستی کتاب، پاکٹ بک، ہینڈ بک، گٹکا۔ ص ۲۰۶	کباب: ص ۸۶۶ کتابچہ: ص ۸۶۷
گالی گلوچ: زبان درازی، دشنام دہی، فحش بکنا، گالی گفتار، گالم گلوچ، تکا فضیحتی، جھاڑنا، گالیاں بکنا، گالیوں پر اُترنا، بد زبانی، گالیوں پو چھوٹنا۔ ص ۲۱۱ گر: علامت فاعل ص ۲۱۳ گرز: ہتھیار، گدا، گوپال، عمود آستین، چماق آہنی، افزار۔ ص ۲۱۴	گالی گلوچ: ص ۹۰۴ گر: ص ۹۰۹ گرز: ص ۹۱۲
لباب: بھرپور، پر، سر شار، لبریز، ملان، طفوح، رذوم، چھلکتا، بھرا ہوا۔ ص ۲۲۳ لب و لہجہ: اسلوب، اندازِ بیان، طرزِ تکلم، طرزِ کلام، اندازِ گفتگو۔ ص ۲۲۳ لسوڑا: پستان، لہسوڑھا، نسوار، بسیڑا، لِسلِسا۔ ص ۲۲۴ لسی: شملے، چھاچھ، دوغ، دہی، ڈوھہ، مٹھا۔ ص ۲۲۴	لباب: ص ۹۳۷ لب و لہجہ: ص ۹۳۷ لسوڑا: ص ۹۴۲ لسی: ص ۹۴۲
ماش: اُرذ، بنو ماش، بنوسیاہ، مانہہ، ماکھ، کلائی۔ ص ۲۲۶ ماضی: گزشتہ، بیتا ہوا، گزرا ہوا۔ بھوت کال۔ ص ۲۲۶	ماش: ص ۹۵۷ ماضی: ص ۹۵۷
ناطقہ: قوت گویائی، قوت گفتار۔ ص ۲۴۴ ناک: اندیشہ ناک، افسوس ناک، درد ناک، غضبناک، غم ناک، خوفناک، وحشت ناک، اندوہ ناک، دہشت ناک، حیرت ناک، ہیبت ناک، غم ناک، شرم ناک، خشم ناک، شہوت ناک، عبرت ناک، ہوس ناک، خطر ناک، ہولناک، آموز ناک (معلم)، آب آتش ناک (شراب)، زخم ناک، زور ناک، شغب ناک، عرق ناک، سرمہ ناک۔ ص ۲۴۴	ناطقہ: ص ۱۰۵۱ ناک: ص ۱۰۵۲
وارنش: روغن، لک، ملمع، قلعی۔ ص ۲۵۳ وال: (فاعلیت) والا، صاحب، اہل رکھوال، دوال (دینے والا) اونٹ وال، بندر وال، پٹھوال، کوتوال، اگروال، ہانڈی وال، کوٹھی وال۔ ص ۲۵۳	وارنش: ص ۱۰۸۶ وال: ص ۱۰۸۷
ہاتھی: فیل، پیل، گنیش۔ ص ۲۵۷ ہار: وصفیت والا، ہونہار، جان ہار، چلن ہار، مرن ہار۔ ص ۲۵۷ ہٹ: علامت توصیفی: بھر بھراہٹ، بھنبھناہٹ، گھبراہٹ،تمتماہٹ، پلپلاہٹ، تھرتھراہٹ، جگمگاہٹ، سرسراہٹ، سنسناہٹ وغیرہ ص ۲۵۷	ہاتھی: ص ۱۰۹۷ ہار: ہٹ: ۱۰۹۹
یاب: (امریافتین=پانا) ملنا، حصول، حاصل، نکتہ یاب، فتح یاب، کامیاب، دقیقہ یاب، نایاب، ظفر یاب، کمیاب، بہرہ	یاب: ص ۱۱۱۲

یاب، شرف یاب، دست یاب، فیض یاب، سزا یاب، تنگ یاب۔ ص ۲۶۱	
یات: علامت جمع ہے۔ کئی ، بہت، نہایت، فلکیات، الٰہیات، نظریات، دینیات، کلیات، ریاضیات، جزئیات، سماعیات، طبیعیات، عملیات، سماجیات، عمرانیات۔ ص ۲۶۱	یات: ص ۱۱۱۲
یافتہ: (یافتن= پانا سے) ملنا ترقی یافتہ، سزا یافتہ، شہرت یافتہ، سندیافتہ، تعلیم یافتہ، تربیت یافتہ، صحبت یافتہ۔ ص ۲۶۲	یافتہ: ص ۱۱۱۳

اگر آکسفورڈ ڈکشنری کی تعریف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم مترادفات کی ان دو اہم لغات کا جائزہ لیں تو اس میں دو رائے نہیں کہ یہ ہم معنی، متحد المعنی الفاظ کا ضخیم مجموعہ تو بہر حال ہے۔ البتہ اگر ان دونوں لغات کا بہ نظر غائر جائزہ لیا جائے تو اس حقیقت کا ادراک بھی ہوتا ہے کہ یہ لغات در اصل مختلف زبانوں میں کسی چیز کے لیے بولے جانے والے ایک جیسے الفاظ کی لغات ہیں۔ مترادف الفاظ کے لیے صرف ہم معنی، متحد المعنی یا ایک جیسی تفہیم کا ہونا ہی ضروری نہیں۔ ان الفاظ کا ایک ہی زبان سے ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ ماہر لسانیات اس بات پر متفق ہیں کہ دنیا کی کسی زبان میں دو لفظ بعینہٖ ایک معنی کے نہیں ہو سکتے البتہ مختلف زبانوں کے باہمی اختلاط سے ایک جیسے معنی رکھنے والے الفاظ کو مترادف الفاظ کہہ سکتے ہیں۔ اردو زبان کو بھی مختلف زبانوں سے آئے ہوئے مستعمل الفاظ کی رعایت دی جا سکتی ہے۔ "قاموس مترادفات" اور "اردو مترادفات" میں بھی ایسے بہت سے الفاظ موجود ہیں مثال کے طور پر:

"آشنا اور شناسا " (۶)
کو بطورِ مترادف الفاظ لکھا گیا ہے جبکہ ان کے معنی مندرجہ ذیل ہیں۔
آشنا (فارسی) دوست، جان پہچان والا، (۲) ایسا آدمی جو دوسرے کا شریک حال یا واقف حال ہو۔ (۳) پیراک (متروک) (۴) شناور (عورتوں کی زبان میں) عیاش آدمی یا عورت کی نسبت کہا جاتا۔
شناسا (فارسی) پرکھنے والا، جاننے پہچاننے والا، (۲) ایسی ذات یا شخص جس کی تعریف و توصیف ہو یا جس کا نام یا صورت جانی پہچانی ہو/ شناسا میں آشنا کی طرح دوستی اور شریک حال ہونے کی شرط نہیں۔"
ایک اور مثال ملاحظہ کیجیے:

"اشتیاق، شوق " (۷)
کو بطورِ مترادف الفاظ لکھا گیا ہے۔
اشتیاق (عربی زیر الف) مذکر آرزو، خواہش، چاہ
شوق (عربی) وہ جذبہ جو مقصود کی تکمیل کے بعد ختم ہو جائے، شغل ، کام (۲) جوش، کسی کام کا انہماک (۳) چسکا (۴) کسی چیز یا کسی کام کے شروع کرنے پر بطورِ اجازت مستعمل ۔
ایک اور مثال کچھ یوں ہے۔

"ایثار، قربانی" (۸)
کو بطورِ مترادف لکھا گیا ہے۔
ایثار (عربی، زیر الف۔ مذکر) کسی شے کا انسان خود خواہش مند ہو اور اس کے مل جانے پر دوسرے کو دے دے (۲) غیر کے فائدے یا نفع کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھے (۳) خود پر دوسروں کو ترجیح دینا (۴) بہت سخاوت یا دریا دلی سے کام لینا۔

قربانی (عربی قربان) وہ شے جس کے ذریعے سے اللہ رب العز کا تقرب حاصل کیا جائے (ذبیحہ یا کوئی اور شے) وہ جانور جو سنت ابراہیمی کے اتباع میں عید الاضحیٰ کے دن حلال کیے جاتے ہیں۔ دوسروں کے فائدے یا کسی عظیم مصلحت کے تحت اپنے جان و مال وغیرہ کو خطرے میں ڈالنا، کسی آدمی یا چیز سے الگ ہونے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس امر کا سمجھنا ضروری ہے کہ ہو سکتا ہے ایسے ہم معنی یا مترادف الفاظ کو جب سیاق و سباق کے حوالے سے کسی جملے میں استعمال کیا جائے تو ان کے معنوی پہلو تبدیل ہو جائے۔ لہٰذا مترادف الفاظ لغات کی حد تک تو ہم معنیٰ یا متحد المعنیٰ الفاظ کہلائیں گے لیکن ہو سکتا ہے کسی جملے میں ان کا استعمال سیاق و سباق کے لحاظ سے ان کے معنی تبدیل کردے۔ لہٰذا دونوں لغات کا غائر مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے۔ لیکن اہل علم حضرات اور ذمہ دارا داروں کے ساتھ ساتھ مستقبل کے محققین کو اپنی توجہ اس جانب مبذول کرنی ہوگی کہ مل بیٹھ کر اتفاق رائے سے اصطلاحات اور تعریفات کا از سر نو جائزہ لیا جائے تاکہ طالب علموں اور اردو سے محبت رکھنے والے اپنے ذوق کی تسکین کر سکیں۔ امید ہے مترادف کی یہ بحث مستقبل کے محققین کے لیے تحقیق کے در وا کرے گی۔

حوالہ جات

۱. سید احمد دہلوی ،فرہنگ آصفیہ،جلد چہارم، الفیصل لاہور، ۲۰۱۷ء، ص:----
۲. The new shorter oxford English dictionary Vol:2, 1993, P 3190
۳. اشفاق احمد ، ابتدائیہ ، اردو مترادفات، اشاعت اول مارچ ۱۹۷۰ء، ص: ہ
۴. ایضاً
۵. وارث سر ہندی، قاموس مترادفات، اردو سائنس بورڈ لاہور، اشاعت سوم ۲۰۰۶ء، ص: ۸۰۷
۶. قاموس مترادفات، ص ۳٦
۷. ایضاً، ص :۱۱۱
۸. ایضاً، ص :۱۷۲

CC BY	License Pakistan Journal of Society, Education and Language (PJSEL). This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) 4.0 International.